ادارۂ خدمۃ القرآن الکریم کراچی

دورۃ القرآن الکریم و علومہٖ

سبق نمبر (15)

زیرِ تدریس
خادم القرآن الکریم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم
رئیس مرکز الافتاء و الارشاد گلستانِ جوہر کراچی

ہر جمعہ صبح 9:00 تا 11:00
بمقام: مسجدِ اختر گلستانِ جوہر، بلاک ۱۲، کراچی

دورۃ القرآن الکریم و علومہٖ

رابطہ نمبر +92 332 3158542 +92 332 3264993

بذریعہ انٹرنیٹ LIVE موبائل ایپ Ghurfa www.HazratFerozMemon.org

کائنات میں وقوع پذیر ہونے والے اُمور

دنیا میں ہم اپنے گردوپیش جن جن امور کو دیکھتے ہیں یا سنتے اور پڑھتے ہیں وہ تین دائروں سے خارج نہیں۔ ا۔ وقائع عادیہ ۲۔ صنائع عجیبہ ۳۔ قدرتِ الٰہیہ

ا۔ وقائع عادیہ

وہ امور ہیں جو عادی اور مادی اسباب سے وجود میں آتے ہیں ان اسباب اور ان سے حاصل ہونے والے نتائج کو سب عام و خاص جانتے ہیں جب سے انسان دنیا میں آیا ہے اس وقت سے یہ وقائع عادیہ ساتھ ساتھ چلتے آرہے ہیں اور انسان خود انھیں سمجھتا چلا جاتا ہے۔

۲۔ صنائع عجیبہ

وہ امور ہیں جن میں مادی اسباب اور ان سے پیدا ہونے والے نتائج میں تعلق بہت لطیف اور عام انسانی نگاہ سے مخفی تھا انسان تجربات میں آگے بڑھتا گیا اور اس نے اس لطیف اور مخفی ربط کا پتہ چلا لیا۔ عام لوگوں نے ان پیدا شدہ نتائج کو تو دیکھا لیکن اس لطیف اور مخفی تعلق کو خاص ماہرین فن کے سوا اور لوگ نہ جان سکے۔ عوام ہوائی جہازوں کو اڑتا تو دیکھتے ہیں لیکن انسانوں نے اتنے بڑے وزن کے ساتھ کس طرح ہوا پر قابو پایا ہے یہ بات اس لائن کے ماہرین کے سوا اور لوگ نہیں جانتے پھر چونکہ نتائج سامنے ہیں اس لیے انکار بھی نہیں کر سکتے۔

وقائع عادیہ اور صنائع عجیبہ دونوں کے پیچھے مادی اسباب ہیں لیکن دنیا میں کچھ ایسے کام بھی وقوع میں آتے ہیں جن کے پیچھے مطلقاً مادی اسباب نہ ہوں بلکہ ان کا ظہور صرف اللہ رب العزت کی مشیت اور اس کے براہ راست حکم سے ہو یہ اس کی شانِ تکوینی کا ایک جلوہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخفی قدرت کا ایک ظہور ہے۔

۳۔ قدرتِ الٰہیہ

انسانی پیدائش عادۃً ماں باپ سے ہوتی ہے۔ دنیا کی پہلی عورت حضرت حوا نے ایک مرد کے پہلو سے وجود پایا یہ اسباب کے تحت نہیں۔ قدرتِ الٰہیہ کے تحت ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں تلے آگ نے اپنی گرمی چھوڑ دی کہ آگ تو تھی مگر اس میں

وقوع مادی اسباب بھی دیکھے لیکن حضرت خاتم النبیینؐ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہونا یہ حیرت انگیز عمل دنیا نے کبھی اور کہیں نہ دیکھا تھا۔ یہ سب قدرتِ الٰہیہ کے ظہور ہیں اور یہ معجزات ہیں۔ انسان کوئی ایسا عمل بغیر اسباب وجود میں نہیں لا سکتا۔ معجزہ خدا کا فعل ہے انسان کا نہیں..... دنیا میں وقوع پذیر ہونے والے ان اُمور کو ا۔ عادیات اور ۲۔ عجائبات سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ عادیات وہ امور ہیں جن پر زمانہ چل رہا ہے۔ عجائبات سائنس کے حیرت میں ڈالنے والے انکشافات ہیں اور جہاں عادت زمانہ اور سائنس کی پرواز دونوں عاجز آ جائیں وہ معجزات ہیں۔

تختِ سلیمانؑ کے اُڑنے اور ہوائی جہاز کے اُڑنے میں فرق

ہوائی جہاز اور طیارے ایک مشینی نظام سے اُڑتے ہیں جو شخص ایسا نظام ترتیب دے لے وہ اپنا ہوائی جہاز اُڑا سکتا ہے وہ اس کام کی نقل سے عاجز نہیں لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت انسان کے مشینی نظام سے نہیں اللہ رب العزت کے مشینی نظام سے اڑتا تھا۔ مشین اور مشیّت میں فرق کیجیے مشین انسان کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور مشیت اللہ کے ہاتھ میں اس کے تحت معجزات ظہور میں آتے ہیں۔

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ معجزہ خدا کا فعل ہوتا ہے نبی کا نہیں اور نہ نبی کے اپنے اختیار کو اس میں کچھ دخل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جب چاہتے ہیں اسے ظاہر فرماتے ہیں ہاں جو معجزہ نبی کو اس کی نبوت کے نشان کے طور ملتا ہے اس کا اظہار نبی جب کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے وقوع میں لے آتے ہیں۔ معجزہ خدا کا فعل ہوتا ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے بخلاف استدراج کے کہ وہ بندے کا اپنا فعل ہوتا ہے۔

استدراج اور معجزے میں دوسرا فرق یہ ہے کہ استدراج انسان کے اپنے کسب اور محنت سے مشق اور تدریج کے ساتھ حاصل ہوتا ہے لیکن معجزے میں پیغمبر کے اپنے نظر و اکتساب کو کوئی دخل نہیں ہوتا اور نہ اس کی پہلے سے کوئی مشق کی جاتی ہے یہ محض اللہ رب العزت کی ایک عطا ہے۔

جادو اور معجزے میں دوسرا فرق یہ ہے کہ جادو میں صرف صورت بدلتی ہے معجزے میں حقیقت بدلتی ہے۔ فرعون کے جادوگروں کی رسیاں صرف صورۃً سانپ بنی تھیں لیکن موسیٰ علیہ السلام کا عصا حقیقۃً اژدھا بنا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ تمام رسیوں کو کھا گیا کیونکہ کھانا اس

قل فاتوا بعشر سورٍ مثله مفتريات. (پ۱۲ ہود۱۳)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اگر یہ اپنی طرف سے گھڑا ہوا کلام ہے تو تم بھی ایسی دس سورتیں اس طرز بیان میں گھڑ لاؤ۔

تاریخِ عالم شاہد ہے کہ قرآن پاک کا یہ عالمگیر چیلنج آج تک لاجواب چلا آرہا ہے اور پھر یہ چیلنج ہی نہیں اس کا جواب نہ آنے کی ساتھ ہی پیشگوئی بھی کردی گئی۔

قل لئن اجتمعت الانس و الجن علٰى ان ياتوا بمثل هٰذا القراٰن لاياتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرًا.

(پ۱۵ بنواسرائیل ۸۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیں اگر تمام انسان اور جن اس پر جمع ہو جائیں کہ ایسا کلام بنا سکیں تو وہ ہرگز اس کی مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ وہ سب ایک دوسرے کی مدد کریں۔

آپ اندازہ کریں کہ اپنی عربیت ادب شاعری فصاحت و بلاغت اور خطابت پر ناز کرنے والوں نے جب ایک امی کی زبان سے یہ چیلنج اور پھر اس پر یہ پیشگوئی سنی ہوگی تو یہ ان کی غیرت پر کس زور کی گرج ہوگی اور اس نے ان کی معاندانہ جوش کو کس قدر بھڑکایا ہوگا۔ بایں ہمہ اگر وہ خاموش رہے۔ اور قرآن کی نظیر نہ لاسکے تو کیا یہ قرآن کا ایک کھلا اعجاز نہیں؟